السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عصر حاضر میں دعوت الی اللہ کے میدان میں کامیابی حاصل کرنے کے کیا طریقے ہیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عصر حاضر میں کامیاب اور سب سے نافع طریقہ یہ ہے کہ ذرائع ابلاغ سے کام لیا جائے، ذرائع ابلاغ کے استعمال کا طریقہ بہت کامیاب ہے۔ یہ دو دھاری ہتھیار ہے، اگر ذرائع ابلاغ کو دعوت الی اللہ اور لوگوں کی رہنمائی کے لئے استعمال کیا جائے اور ریڈیو، اخبارات اور ٹیلی ویژن کو اس مقصد کے لئے استعمال کیا جائے تو یہ ایک موثر ذریعہ ہے اور پھر اس طریقہ سے وہ اس سے مستفید ہوسکتے ہیں۔ اس طریقہ کو استعمال کرنے سے غیر مسلم بھی اسلام کو سمجھنے اور اس کے محاسن اور خوبیوں کو جاننے لگیں گے اور وہ بالآخر جان لیں گے کہ دنیا و آخرت میں کامیابی کا راستہ صرف اسلام ہی ہے۔

وعاۃ و مبلغین اور مسلمان حکمرانوں پر بھی یہ واجب ہے کہ دعوت دین کے کام کے لئے صحافت، ریڈیو، ٹیلی ویژن، مجلسوں اور محفلوں میں تقریروں اور جمعۃ المبارک کے علاوہ ہر اس طریقے کو استعمال میں لائیں جس سے لوگوں ے ک حق کو پہنچانا آسان ہو اور پھر اس مقصد کی خاطر تمام زبانوں کو استعمال میں لایا جائے تاکہ دنیا بھر کے لوگوں کے پاس دین کی دعوت اور انسانیت کی ہمدردی و خیر خواہی کا یہ پیغام ان کی اپنی اپنی زبانوں میں پہنچ سکے۔ ان تمام علماء، مسلمان حکام اور وعاۃ و مبلغین پر یہ فرض ہے جن کو اس کی استطاعت ہو تاکہ اطراف واکناف عالم میں بسنے والی دنیا بھر کی تمام اقوام کے پاس حق کا یہ پیغام ان کی اپنی اپنی زبانوں میں پہنچ سکے اور یہی وہ بلاغ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا تھا کہ :

يَـٰٓأَيُّهَا الرَّسولُ بَلِّغ ما أُنزِلَ إِلَيكَ مِن رَبِّكَ... ٦٧ ... سورة المائدة

''اے پیغمبر! جو ارشادات اللہ کی طرف سے آپ پر نازل کیے گئے ہیں سب لوگوں کو پہنچا دو۔''

رسول ﷺ پر یہ پہنچا دینا فرض تھا، اسی طرح دیگر تمام انبیاء علیہم السلام پر بھی دین کو پہنچا دینا فرض تھا، حضرات انبیاء کرام کے پیروکاروں پر بھی یہ ابلاغ فرض ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ ''میری طرف سے پہنچا دو خواہ ایک آیت ہی ہو۔'' آپ ؐ جب خطبہ دیتے تو ارشاد فرماتے ''جو یہاں موجود ہے، وہ اس تک پہنچا دے جو موجود نہیں کیونکہ کئی لوگ جن تک بات کو پہنچایا گیا ہو سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔'' لہذا حکام، علماء، تجار اور دیگر تمام امت پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے اس دین کو پہنچائیں، صاف اور شگفتہ اسلوب میں دنیا میں مستعمل زندہ زبانوں میں اسے آگے پہنچائیں اور اسلام کے محاسن، حکمتوں، فوائد اور حقیقت کی ایسے دلنشین انداز میں تشریح کریں کہ دشمنان اسلام انہیں جان لیں اور جاہل بھی انہیں پہچان لیں۔ اسلام کی طرف رغبت والوں کو بھی ان کا خوب خوب علم ہوجائے۔ واللہ ولی التوفیق۔

اس ملاقات کے اختتام پر میں پاکستان، بنگلہ دیش اور ہر جگہ بسنے والے اپنے مسلمان بھائیوں کی خدمت میں یہ نصیحت کروں گا کہ وہ اللہ کے تقوی کو اختیار کریں، اس کی شریعت کے مطابق عمل کریں، اللہ تعالی نے جن فرائض و واجبات کو عائد کیا ہے، انہیں بجالائیں، جن امور کو حرام قرار دیا ہے انہیں ترک کردیں، اللہ تعالی کی ذات گرامی کے ساتھ شرک سے اجتناب کریں خواہ وہ کم ہو یا زیادہ، چھوٹا ہو یا بڑا اور تمام حالات میں عبادت کو اخلاص کے ساتھ اللہ تعالی ہی کے لئے ادا کریں اور مردوں سے مرادیں مانگنے اور ان سے استغاثہ کرنے سے جس میں آج کل بہت لوگ بتلا ہوگئے ہیں، سخت پرہیز کریں۔ خواہ ان کا تعلق انبیاء علیہم السلام سے ہو یا اولیاء سے اسی طرح آج بہت سے لوگ درختوں، پتھروں، بتوں اور دیگر جمادات سے جو مرادیں مانگتے ہیں، میں اس سے بچنے کی بھی تلقین کرتا ہوں کیونکہ عبادت تو صرف اور صرف اللہ تعالی کا حق ہے اور اس میں اس کا کوئی شریک نہیں جیسا کہ اس نے فرمایا ہے :

وَقَضىٰ رَبُّكَ أَلّا تَعبُدوا إِلّا إِيّاهُ ٢٣ ... سورة الإسراء

"اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔"

اور فرمایا :

وَما أُمِروا إِلّا لِيَعبُدُوا اللَّهَ مُخلِصينَ لَهُ الدّينَ حُنَفاءَ... ٥ ... سورة البينة

''اور ان کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص عمل کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں (اور یکسو ہو کر)''

نیز فرمایا :

وَأَنَّ المَسـٰجِدَ لِلَّهِ فَلا تَدعوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا ١٨ ... سورة الجن

''اوریہ مسجدیں (خاص) اللہ کی ہیں ۔ اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو۔''

تمام جنوں اورانسانوں پریہ واجب ہے کہ عبادت کوصرف اورصرف اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی کےلئے خاص کردیں،اس حق کواداکریں جونمازوغیرہ کی صورت میں اس نے عائدکیاہے ۔اللہ تعالیٰ نے جن امورکوحرام قراردیاہےان کےارتکاب سے بچیں ایک دوسرے کوحق اورصبرکی وصیت کریں،جہاں کہیں بھی ہوں نیکی وتقوی کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کریں،اللہ تعالیٰ کے دین میں سمجھ بوجھ حاصل کریں،قرآن مجیدکی گہرے تدبرکے ساتھ تلاوت کریں،اسے سمجھنےکی پوری پوری کوشش کریں اورپھراس کے مطابق عمل بھی کریں کہ کتاب اللہ سراپاہدایت وروشنی ہے ۔نبی کریمﷺنے حجۃالوداع کے خطبہ میں ارشادفرمایاتھا''میں تم میں وہ چیزچھوڑکرجارہاہوں کہ اگراسے مضبوطی سے تھامے رہوگے توکبھی گمراہ نہ ہوگےاوروہ ہےکتاب اللہ۔''اورفرمان باری تعالیٰ ہے :

إِنَّ هَـٰذَا الْقُرْ‌آنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ ... ٩ ...سورة الإسراء

''یقیناًیہ قرآن وہ راستہ دکھاتاہےجوسب راستوں سے زیادہ سیدھاہے۔''

فرمایا:

قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ ... ٤٤ ...سورة فصلت

''اے پیغمبر!آپ کہہ دیجئے کہ جوایمان لائے ہیں،ان کےلئے(یہ قرآن)ہدایت اورشفاہے۔''

لہذاتمام مسلمانوں پریہ واجب ہے کہ وہ قرآن کو سمجھیں،اس میں غوروفکرکریں اوراس کے مطابق عمل کریں،اسی طرح یہ بھی واجب ہے کہ نبی کریمﷺکی سنت کابھی اہتمام کیاجائے،جس قدربآسانی ممکن ہواسے زبانی یادکیاجائے،اس کے مطابق عمل کیاجائے،قرآن مجیدکے مشکل مقامات کی صحیح سنت کے ساتھ تفسیرکی جائے کیونکہ سنت وحی ثانی اوراصول شریعت میں دوسرااصول ہےاس لئے مشکلات قرآن اورمشکلات احکام کےلئےاس کی طرف رجوع کرناواجب ہے۔

تمام مسلمانوں کےلئے میری یہ بھی وصیت ہے کہ وہ آخرت کی تیاری کے بجائے محض دنیااوراس کی دلفریبیوں ہی میں کھوکرنہ رہ جائیں بلکہ انہیں چاہئےکہ دنیاسے آخرت کی کامیابی کاکام لیں،دنیاکوآخرت تک پہنچانے والی سواری بنالیں تاکہ کامیابی وکامرانی اورآخرت کی فلاح وبہبودسے شادکام ہوں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص449

محدث فتویٰ